خطبہ جمعہ

بعنوان

قبولیتِ عمل کی شروط

سلسلة منبر الحکمة

202

بتاریخ: 19 جون 2020

بمطابق: ۲۷ شوال ۱٤٤۱ ھج

به اهتمام

الحکمة انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [النحل: 97]

”جو شخص بھی نیک عمل کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ مومن ہو، اسے ہم (دُنیا میں) پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں کو ان کے اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق بخشیں گے۔“

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دُنیا میں صرف ایک ہی مقصد دے کر بھیجا ہے اور وہ ہے اس کی عبادت۔ اس کے علاوہ باقی جتنے بھی کام ہیں وہ سب انسان کی ضروریات یا خواہشات ہی ہیں، جو انسان سے مطلوب نہیں ہیں۔ مطلوب ومقصود صرف اللہ کی عبادت اور بندگی ہی ہے۔ مختلف قسم کے اعمالِ صالحہ اسی 'عبادت' ہی کی شاخیں ہیں اور ان ہی نیک اعمال پر انسان کی اُخروی کامیابی کا دار و مدار ہے۔

اس امر کو سمجھنے کی اشد ضرورت ہے کہ وہ کون سی شروط ہیں جن کے پائے جانے سے نیک عمل شرفِ قبولیت پا لیتا ہے۔ اس لیے کہ اس سے بڑی محرومی کوئی نہیں ہے کہ بندہ نیک اعمال تو کرتا رہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ کچھ ایسے امور کا مرتکب ہو یا ایسے اعمال میں کوتاہی کر رہا ہو جس کی وجہ سے اس کے اعمال قبول نہ ہوسکیں۔ اس شقاوت اور محرومی سے بچنے کے لیے قبولیتِ عمل کی شروط کو جاننا نہایت ضروری ہے۔

اعمالِ صالحہ تب تک معراجِ قبولیت کو نہیں پہنچ پاتے جب تک ان میں درج ذیل شروط نہ پائی جائیں:

① ایمان کی حالت میں عمل:

کسی بھی نیک عمل کی قبولیت کے لیے عامل کا مومن ہونا بہت ضروری ہے۔ ایمان کا وجود تو سب سے اساسی اور ضروری شے ہے۔ اگر ایک شخص ارکانِ ایمان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں مانتا تو وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے۔ جو شخص ایمان سے ہی محروم ہے وہ مومنوں کو ملنے والے فضائل اور ثمرات کیسے حاصل کرسکتا ہے؟ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

﴿أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [النحل: 97]

''جو شخص بھی نیک عمل کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ مومن ہو، اسے ہم (دُنیا میں) پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں کو ان کے اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق بخشیں گے۔''

یعنی اللہ تعالیٰ نے عملِ صالح کے نتیجے میں ملنے والے ثمرات کو پانے کے لیے ''مومن'' ہونے کی خصوصی طور پر شرط عائد کی ہے۔

کفر کے ساتھ ساتھ شرک بھی اس میں شامل ہے۔ اگر کوئی شخص کلمہ گو ہونے کے باوجود بھی شرک کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا:

﴿وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ [الزمر: 65]

''یقیناً آپ کی طرف اور آپ سے پہلے انبیاء کی طرف وحی کی گئی کہ اگر آپ بھی شرک کے مرتکب ہوئے تو آپ کے عمل بھی لازماً ضائع ہو جائیں گے اور آپ خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔''

ذرا سوچیے کہ شرک کس قدر قبیح جرم ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ اپنے سب سے محبوب پیغمبر ﷺ کو بھی تاکید در تاکید کے ساتھ کہہ رہا ہے کہ اگر آپ سے بھی اس کا ارتکاب ہو گیا تو آپ کے بھی تمام اعمالِ صالحہ ضائع کر دیے جائیں گے اور ان کا کوئی اجر باقی نہیں رہے گا۔

اب یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو کفار اچھے اعمال کرتے ہیں، مثلاً غریبوں کی خدمت، ہسپتال بنانا، تعلیم کو پھیلانا، اور دیگر رفاہِ عامہ کے وہ کام جنہیں ایک مسلمان کرتے ہوئے ربِ کریم سے اجر کی اُمید رکھتا ہے، تو کیا کافروں کو ان اچھے اعمال کا صلہ نہیں ملے گا؟ اس بارے میں تمام اہلِ علم کا مؤقف یہی ہے کہ جو لوگ ایمان کی دولت سے محروم ہوں، انہیں ان کے اچھے اور نیک اعمال کا بدلہ اللہ تعالیٰ دُنیا میں ہی عطا فرما دیتا ہے۔ یعنی ان کی خدمات کے عوض میں ان کی دُنیوی پریشانیوں اور مصائب کو ختم کر دیتا ہے یا انہیں دُنیا کی مزید نعمتوں سے نواز دیتا ہے، البتہ آخرت میں ان کے لیے کوئی جزا نہیں ہوگی، کیونکہ اُخروی جزا کے حصول کے لیے ایمان بہت ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالأَخْسَرِينَ أَعمَالًا * الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنيا وَهُمْ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

يَـحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنونَ صُنْعًا ❁ أُولـٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِـاٰيٰـتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَومَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ❁ ﴾ [الكهف: 103 ـ 105]

''کہہ دیجیے کہ کیا میں تمھیں بتادوں کہ بہ اعتبارِ اعمال سب سے زیادہ خسارے میں کون ہیں؟ وہ ہیں جن کی دُنیوی زندگی کی تمام تر کوششیں بیکار ہوگئیں اور وہ اسی گمان میں رہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں اور اس کی ملاقات سے کفر کیا، اس لیے ان کے اعمال غارت ہوگئے، سو قیامت کے دن ہم ان کا کوئی وزن قائم نہ کریں گے۔''

اور پھر جس شخص کی اپنی نیت اور ارادہ یہ نہ ہو کہ اسے آخرت میں اس کے اچھے اعمال کا صلہ ملے یا پھر وہ آخرت ہی کا منکر ہو تو اسے اس کے رفاہی اور فلاحی خدمات کا صلہ آخرت میں کیسے مل سکتا ہے؟

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَـنْ اَرَادَ الْاٰخِـرَةَ وَ سَعٰی لَهَا سَعْيَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا﴾

[بنی اسرائیل: 19]

''جو شخص آخرت کا ارادہ رکھتا ہے اور اس (کو بہتر بنانے) کے لیے کوشاں بھی رہتا ہے، جبکہ وہ مومن بھی ہو، تو ایسے لوگوں کی کوشش کی قدر کی جاتی ہے۔''

لیکن اگر کوئی شخص ایمان لے آتا ہے تو اسے نہ صرف حالتِ ایمان میں کیے جانے والے اچھے اعمال کا صلہ ملے گا بلکہ اس نے سابقہ زندگی میں جو حالتِ کفر میں اعمال کیے ہوں گے ان کی جزا بھی اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دے گا۔ جیسا کہ سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

يَـا رَسُـولَ الـلّـهِ أَرَأَيْـتَ أَشْيَـاءَ كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ، وَصِلَةِ رَحِمٍ، فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَجْرٍ؟

''اے اللہ کے رسول! مجھے ان کاموں کے بارے میں بتائیں جنھیں میں زمانہ جاہلیت میں نیکی سمجھ کر کیا کرتا تھا۔ مثلاً صدقہ کرنا، غلام آزاد کرنا اور صلہ رحمی (وغیرہ) تو کیا ان کاموں کا مجھے اجر ملے گا؟

ان کے اس سوال کے جواب میں نبی ﷺ نے فرمایا:

((أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ))

''تم نے اپنی سابقہ نیکیوں سمیت اسلام قبول کیا ہے۔''

صحيح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب من تصدق فی الشرك ثم أسلم، ح: 1436 ـ صحيح مسلم، کتاب الایمان،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

باب بیان حکم عمل الکافر اذا أسلم بعده، ح: 123

یعنی اسلام قبول کرنے کا تمہیں فائدہ یہ ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے دورِ جاہلیت والے اچھے اعمال کا اُخروی صلہ بھی جاری فرما دیا ہے اور انہیں ضائع ہونے سے بچا لیا ہے۔

② فقط رضائے الٰہی کا حصول:

ہر نیک عمل سے مقصود صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا حصول ہی ہونا چاہیے۔ اگر کوئی شخص اس کے علاوہ کچھ اور مقصد اپناتا ہے، مثلاً لوگوں کی نظروں میں خود کو نیک باور کروانا، ان سے تعریف وستائش چاہنا یا کسی دُنیوی غرض کا حصول...... تو ایسی صورتوں میں اللہ تعالیٰ اس عمل کو رَد فرما دیتا ہے، اس لیے کہ وہ بنیادی شرط پر پورا نہیں اُترتے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ﴾ [البينة: 5]

''لوگوں کو یہی حکم دیا گیا ہے کہ وہ اللہ کی عبادت اس کے لیے دِین ونیت کو خالص رکھتے ہوئے یکسو ہو کر کریں، نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں، یہی بالکل صحیح اور درست دِین ہے۔''

سیدنا ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ))

''یقیناً اللہ تعالیٰ صرف اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جو خالص اسی کے لیے کیا گیا ہو اور اس عمل سے اللہ کی رضامندی ہی مقصود ہو۔''

[حسن صحیح] سنن النسائی، کتاب الجهاد، باب من غزا یلتمس الأجر والذکر، ح: 3140

اگر نیک عمل کرتے ہوئے نیت میں اللہ تعالیٰ کی رضا نہ ہو بلکہ نمود ونمائش اور ریاکاری مقصود ہو تو وہ عمل بارگاہِ ایزدی سے رَد تو ہوتا ہی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ موجبِ عذاب بھی بن جاتا ہے۔ جیسا کہ جیسا کہ رسولِ مکرم ﷺ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ روزِ قیامت تین عظیم عمل کرنے والے لوگوں کو لایا جائے گا۔ ایک مجاہد ہوگا، دوسرا عالم اور تیسرا سخی۔ اللہ تعالیٰ مجاہد سے پوچھے گا کہ میں نے تمہیں جان دی تھی، تم نے وہ کس راہ میں لٹائی؟ وہ جواب دے گا کہ میں نے تیری راہ میں جہاد کیا اور تیرے دین کے دشمنوں سے لڑتا لڑتا شہید ہوگیا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹ بول رہا ہے، کیونکہ تیرا مقصد صرف یہ تھا کہ تیری جرأت و بہادری کے چرچے ہوں اور لوگ تیری شجاعت کے گُن گائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ عالم سے سوال کرے گا کہ میں نے تجھے قرآن کے علم جیسی عظیم دولت سے نوازا تھا، تو نے کیا کیا؟ تو وہ جواب دے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

گا کہ میں نے تیرے قرآن کا علم سیکھا، پھر اس کی تبلیغ وترویج کی اور اسے دوسرے لوگوں کو بھی سکھایا۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی فرمائے گا کہ تو جھوٹ بول رہا ہے، تیری نیت صرف یہ تھی کہ لوگ تیرے علم کی تعریف کریں اور تجھے بہت بڑا عالم سمجھیں۔ پھر اللہ تعالیٰ سخی کو بلائے گا اور اس سے پوچھے گا کہ میں نے تجھے مال و دولت کی فراوانی عطا کی تھی، تو نے اس کا کیا کیا؟ تو وہ جواب دے گا کہ باری تعالیٰ! میں نے وہ مال تیری راہ میں خرچ کیا اور تجھے راضی کرنے کے لیے محتاج و ضرورت مندوں میں تقسیم کیا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بھی فرمائے گا کہ تو جھوٹ بول رہا ہے، تیرا مطلوب ومقصود صرف یہ تھا کہ لوگوں میں تیری سخاوت کا شہرہ ہو اور لوگ تجھے محسن ومنفق مانیں۔ اللہ تعالیٰ ان تینوں سے فرمائے گا کہ تمہاری جو جو نیت اور مقصد تھا، وہ تم نے دنیا میں ہی حاصل کر لیا تھا۔ تم شہرت ونمود کے خواہاں تھے تو لوگوں میں تمہاری خوب مقبولیت ہو گئی تھی، لہٰذا اب میرے پاس تمہارے لیے کوئی جزا نہیں ہے، کیونکہ تمہاری نیتوں میں میری رضا کا حصول شامل ہی نہیں تھا۔ پھر ان تینوں کو حکم خداوندی پر جہنم کی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب من قاتل للرياء والسمعة استحق النار، ح: 1905

اندازہ کیجیے کہ یہ تینوں لوگ ہی کتنے بڑے بڑے عمل لے کر آئیں گے، لیکن صرف نیت کی خرابی کی بنا پر ان کا اپنی جان تک کی قربانی دینا، اپنی ساری زندگی تعلیم وتعلم کے لیے وقف کر دینا اور اپنا سارا مال محتاجوں اور مسکینوں میں خرچ کر دینا بھی انہیں کچھ کام نہیں آئے گا، بلکہ اُلٹا باعثِ عذاب بن جائے گا۔

جب اس قدر عظیم اعمال بھی نیت درست نہ ہونے کی وجہ سے رَد ہو جائیں گے تو پھر باقی اعمال تو بالاولیٰ درِقبولیت کی طرف بڑھ بھی نہیں پائیں گے۔

لہٰذا خواہ چھوٹا عمل ہو یا بڑا، ہر نیک کام کرتے ہوئے نیت صرف یہ ہونی چاہیے کہ اس عمل کے بہ دولت ہم سے اللہ راضی ہو جائے۔ خواہ لوگ اس کی تعریف کریں یا نہ کریں۔ اس سے بالکل بے پروا ہو جائیں اور اپنے اعمال کو ریا کاری سے بچانے کی حتی الامکان کوشش کریں، بلکہ اس بات کا اہتمام کریں کہ آپ کے عمل کی کسی کو خبر تک نہ ہو۔ یہ بہ جائے خود بہت عظیم فضیلت کا حامل عمل ہے، جیسا کہ نبی ﷺ نے روزِ قیامت عرش کا سایہ پانے والوں میں ایک شخص کا تذکرہ یوں فرمایا کہ:

((وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لاَ تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ))

”وہ آدمی جو اس قدر چھپا کر صدقہ دے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی علم نہ ہو سکے کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے؟“

صحيح البخاری، كتاب الزكاة، باب الصدقة باليمين، ح: 1423 ـ صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب فضل إخفاء

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الصدقة، ح: 1031

اس سے بہ خوبی اندازہ ہوتا ہے کہ خلوص کے ساتھ کیا جانے والا عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں کس قدر فضیلت اور اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔

③ سنت نبوی ﷺ کے ساتھ موافقت:

ہر نیک عمل کا سنت کے موافق ہونا بہت ضروری ہے۔ کوئی بھی عمل، خواہ وہ بظاہر کتنا ہی اچھا اور نیکی والا ہو لیکن اگر وہ سنت کے مخالف ہوگا تو رَد کر دیا جائے گا اور ہرگز قابلِ قبول نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے شرعی امور کے سلسلے میں اہلِ ایمان کو ایک واضح حکم دیا ہے کہ:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ [الحشر: 7]

”رسول (ﷺ) تمہیں جو (حکم) دیں اسے قبول کر لیا کرو اور جس سے وہ تمہیں روک دیں اس سے باز رہا کرو، اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ بہت سخت سزا والا ہے۔“

اس آیتِ کریمہ کے آخری الفاظ اس بات کی دلیل ہیں کہ جو شخص رسولِ کریم ﷺ کے حکم فرمودہ اور منع کردہ امور کا لحاظ نہیں رکھے گا بلکہ اپنی مرضی اور خواہش سے دِین کو چلائے گا، وہ اللہ کے سخت عذاب کا مستحق ٹھہرے گا۔

نیز اس سلسلے میں رسولِ کریم ﷺ کا واضح فرمان ہے کہ:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ))

”جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم موجود نہ ہو، تو وہ عمل رَد (نا قابلِ قبول) ہے۔“

صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب نقض الأحكام الباطلة، ورد محدثات الأمور، ح: 1718

اخلاص اور موافقتِ سنت کی اہمیت:

کسی بھی نیک عمل میں خلوص اور موافقِ سنت؛ یہ دونوں امور کس قدر ضروری ہیں؟ اس کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فَكُلُّ عَمَلٍ أُرِيدَ بِهٖ غَيرَ اللّٰهِ لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ ، وَكُلُّ عَمَلٍ لَا يُوَافِقُ شَرْعَ اللّٰهِ لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ.

”ہر وہ نیک عمل جو غیر اللہ (اللہ کے علاوہ کسی بھی مخلوق) کی خوشنودی کے لیے کیا جائے ایسا نیک عمل اللہ کی خوشنودی کے لیے کیا جانے والا عمل نہیں کہلائے گا (یعنی اس پر کوئی جزا نہیں ملے گی) اور ہر وہ عمل جو اللہ کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شریعت کے موافق نہ ہو وہ بھی اللہ (کی رضا) کے لیے (کیا جانے والا عمل) نہیں شمار ہو گا۔‘‘

مجموع فتاوى ابن تيمية: 10/ 213

اور اسی ضمن میں فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کا بہت خوب صورت قول ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

﴿الَّذِى خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً﴾ [الملك: 2]

’’وہ ذات جس نے موت و حیات کو پیدا فرمایا، تاکہ وہ تمہیں آزما سکے کہ تم میں سے کس کے عمل سب سے اچھے ہیں۔‘‘

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ سب سے زیادہ خالص اور درست عمل کس کا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: سب سے زیادہ خالص درست عمل سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا:

إِنَّ الْعَمَلَ إِذَا كَانَ خَالِصًا وَلَمْ يَكُنْ صَوَابًا لَمْ يُقْبَلْ ، وَإِذَا كَانَ صَوَابًا وَلَمْ يَكُنْ خَالِصًا لَمْ يُقْبَلْ حَتّٰى يَكُونَ خَالِصًا صَوَابًا. الْخَالِصُ أَنْ يَكُونَ لِلّٰهِ ، وَالصَّوابُ أَنْ يَكُونَ عَلَى السُّنَّةِ.

’’جب کوئی عمل خالص تو ہو لیکن درست نہ ہو تو اسے شرفِ قبولیت نہیں بخشا جاتا، اسی طرح جب کوئی عمل درست تو ہو لیکن خالص نہ ہو تو وہ بھی قبول نہیں ہوتا، یہاں تک کہ وہ عمل خالص بھی ہو اور درست بھی ہو۔ خالص ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ صرف اللہ (کی رضا) کے لیے کیا جائے اور درست ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ سنت کے مطابق ہو۔‘‘

مدارج السّالكين لابن القيّم: 2 / 93

نیک عمل کی چھے امور میں شریعت سے موافقت

سماحۃ الشیخ علامہ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کسی بھی نیک عمل میں جب تک درج ذیل چھے امور میں شریعت سے موافقت نہیں پائی جائے گی تب تک وہ عمل اتباعِ شریعت کے دائرہ کار میں نہیں آئے گا:

① سبب میں موافقت:

کوئی بھی عبادت جس سبب کے ساتھ جڑی ہوئی ہے وہ سبب بھی قرآن وسنت سے ثابت ہو۔ جس سبب کے ساتھ کسی عبادت اور نیک عمل کو قرآن وسنت میں مشروع (جائز) قرار نہیں دیا گیا اس سبب کا اعتبار کر کے کسی عبادت اور نیک عمل کو انجام دینا؛ یہ کام خلافِ شریعت ہے اور یہ بدعت کہلائے گا۔ جیسے بدعتی حضرات نے بہت سی بدعتیں مخصوص

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ایام اور اوقات میں اپنی طرف سے ہی عبادات کو وضع کر لیا ہے۔ جیسے عید میلاد النبی، شب معراج کی عبادت، شب براء ت (پندرہویں شعبان) وغیرہ۔

② جنس میں موافقت:

جس جنس کا قرآن وسنت میں بطورِ عبادت اعتبار کیا گیا ہے اسی جنس کا اعتبار ہو گا۔ مثال کے طور پر قربانی میں اونٹ، گائے، بکری یا بھیڑ ذبح کرنا چاہیے، لیکن کوئی یہ کہے کہ میں مرغی، گھوڑا اور کوئی دوسرا حلال جانور قربانی میں ذبح کروں گا تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔

③ مقدار میں موافقت:

یعنی نماز کی رکعات، وضو میں اعضاء کو دھونے اور حج میں طواف، سعی اور رمی جمار کی جو تعداد بتائی گئی ہے اس میں کمی بیشی نہیں ہوگی۔

④ کیفیت میں موافقت:

یعنی نماز، روزہ، وضو اور حج وغیرہ عبادات کی جو کیفیت سنتِ رسول ﷺ سے ثابت ہے اس کیفیت میں تقدیم و تاخیر اور رَد و بدل کرنا جائز نہیں ہے۔

⑤ وقت میں موافقت:

یعنی جس عبادت کے لیے جو وقت مقرر ہے اس عبادت کو عمداً (جان بوجھ کر) نہ ہی وقت سے پہلے ادا کیا جائے اور نہ ہی وقت گزرنے کے بعد ادا کیا جائے۔ اسی طرح جس دن، جس مہینے اور جس وقت کو قرآن وسنت میں کسی عبادت کے لیے افضل قرار دیا گیا ہے اسی کو افضل سمجھا جائے گا۔

⑥ جگہ میں موافقت:

جس جگہ جو عبادت انجام دی جانی چاہیے اسی جگہ اس عبادت کو انجام دینا چاہیے۔ مثال کے طور پر اعتکاف کے لیے مسجد لازمی شرط ہے۔ اسی طرح جس مکان جگہ کو فضیلت کا حامل، مقدس اور بابرکت قرار دے کر اس کی طرف رختِ سفر باندھنے کی اجازت دی گئی ہے اسی جگہ کی طرف حصولِ برکت اور اجر وثواب کے لیے رختِ سفر باندھنا چاہیے۔ جیسے برکت اور اجر وثواب کے لیے احادیث میں تین مساجد؛ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کی طرف سفر کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ ہاں کسی سیر وتفریح اور سیاحت کے مقام کی طرف کسی جائز مقصد اور حصولِ عبرت ونصیحت کے مقصد سے سفر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کی حیثیت الگ ہے۔ البتہ اگر کوئی مسلمان ایسے تاریخی اور سیاحتی مقام کی طرف حصولِ برکت کے لیے سفر کرے گا تو وہ گناہ گار شمار ہوگا۔

شرح الأربعين النووية للعثمين: 1/ 98 ۔ 100

خلاصہ خطبہ

① ایمان کی حالت میں عمل:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [النحل: 97]

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا:

﴿وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ [الزمر: 65]

کیا دنیا میں اچھے کام کرنے والے ایمان سے محروم لوگوں کو آخرت میں صلہ ملے گا؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالأَخْسَرِينَ أَعمَالًا ۞ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنيا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنونَ صُنْعًا ۞ أُولٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهٖ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُم فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يومَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ۞﴾ [الكهف: 103 ۔ 105]

اسی طرح فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا﴾

[بنی اسرائیل: 19]

لیکن اگر کوئی شخص ایمان لے آتا ہے تو اسے نہ صرف حالتِ ایمان میں کیے جانے والے اچھے اعمال کا صلہ ملے گا بلکہ اس نے سابقہ زندگی میں جو حالتِ کفر میں اعمال کیے ہوں گے ان کی جزا بھی اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دے گا۔ جیسا کہ سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وَصِلَةِ رَحِمٍ، فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَجْرٍ؟ قَالَ: ((أَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ))

صحیح البخاری: 1436 ۔ صحیح مسلم: 123

② فقط رضائے الٰہی کا حصول:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَالِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ﴾ [البینۃ: 5]

سیدنا ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتُغِيَ بِهٖ وَجْهُهُ))

[حسن صحیح] سنن النسائی: 3140

رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مفہوم ...... روزِ قیامت تین عظیم عمل کرنے والے لوگوں کو لایا جائے گا۔ ایک مجاہد، دوسرا عالم اور تیسرا سخی ...... ان کو ان کی نیتوں میں اللہ کی رضا نہ ہونے اور ریاکاری والے اعمال کرنے کی وجہ سے جہنم کی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

صحیح مسلم: 1905

خلوص کے ساتھ کیا جانے والا عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں کس قدر فضیلت پاتا ہے؟ اس کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزِ قیامت عرش کا سایہ پانے والوں میں ایک شخص کا تذکرہ یوں فرمایا کہ:

((وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ))

''وہ آدمی جو اس قدر چھپا کر صدقہ دے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی علم نہ ہو سکے کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے؟''

صحیح البخاری: 1423 ۔ صحیح مسلم: 1031

③ عمل سنت کے موافق ہو:

اللہ تعالیٰ نے شرعی امور کے سلسلے میں اہلِ ایمان کو ایک واضح حکم دیا ہے کہ:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ [الحشر: 7]

نیز اس سلسلے میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح فرمان ہے کہ:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ))

صحيح مسلم: 1718

اخلاص اور موافقتِ سنت عمل کی اہمیت:

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فَكُلُّ عَمَلٍ أُرِيدَ بِهٖ غيرَ اللّٰهِ لَمْ يكُنْ لِلّٰهِ ، وَكُلُّ عَمَلٍ لا يُوافِقُ شَرْعَ اللّٰهِ لَمْ يكُنْ لِلّٰهِ.

مجموع فتاوى ابن تيمية: 10/ 213

اور اسی ضمن میں فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کا بہت خوب صورت قول ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

﴿الَّذِى خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا﴾ [الملك: 2]

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ سب سے زیادہ خالص اور درست عمل کس کا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: سب سے زیادہ خالص درست عمل سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا:

إِنَّ الْعَمَلَ إِذَا كَانَ خَالِصًا وَلَمْ يكُنْ صَوَابًا لَمْ يُقْبَلْ ، وَإِذَا كَانَ صَوَابًا وَلَمْ يَكُنْ خَالِصًا لَمْ يُقْبَلْ حَتّٰى يكُونَ خَالِصًا صَوَابًا. الْخَالِصُ أَنْ يكُونَ لِلّٰهِ ، وَالصَّوابُ أَنْ يكُونَ عَلَى السُّنَّةِ.

مدارج السّالكين لابن القيّم: 2 / 93

نیک عمل کی چھے امور میں شریعت سے موافقت

سماحۃ الشیخ علامہ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کسی بھی نیک عمل میں جب تک درج ذیل چھے امور میں شریعت سے موافقت نہیں پائی جائے گی تب تک وہ عمل اتباعِ شریعت کے دائرہ کار میں نہیں آئے گا:

① سبب میں موافقت ② جنس میں موافقت ③ مقدار میں موافقت ④ کیفیت میں موافقت ⑤ وقت میں موافقت ⑥ جگہ میں موافقت۔

خطبہ رائٹر
حافظ فیض اللہ ناصر
03214697056

خطبہ حاصل کرنے کے لیے
03034125519
03014843312
03424449009

تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03015989211

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com